عقیقہ کے احکام و مسائل

- عقیقہ کی حقیقت
- عقیقہ کی تاریخ
- عقیقہ کی شرعی حیثیت
- عقیقہ کے مسائل

مولانا محمد یوسف خان صاحب
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات
۵	عقیقہ کے احکام ومسائل
۵	لفظ عقیقہ کی لغوی تحقیق
۸	عقیقہ کی وجہ تسمیہ
۸	عقیقہ اسلامی اصطلاح میں
۸	عقیقہ کی تاریخ، سابقہ حیثیت اور سابقہ طریقہ ءکار
۱۱	اسلام میں عقیقہ کی حیثیت اور ثبوت شرعی
۱۶	عقیقہ کا مقصد
۱۸	احادیث نبویہ کی روشنی میں عقیقہ کا فلسفہ اور اس کی روح
۲۰	عقیقہ میں جانور ہی کیوں مقرر ہے؟
۲۳	مسائل عقیقہ

عقیقہ کرنے کا اسلامی طریقہ	۲۳
دن کا تعین	۲۳
عقیقہ کے گوشت کے مسائل	۲۴
عقیقہ کے دیگر مسائل	۲۶
﴿عقیقہ کے بارے میں رسومات﴾	۲۷
موجودہ رسومات	۲۷
رسومات کے نقصانات اور ان کی ممانعت	۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیقہ کے احکام و مسائل

اسلامی تعلیمات میں بچہ کی پیدائش کے بعد جانور بطور عقیقہ ذبح کیا جاتا ہے، نیز اس کے بارے میں واضح احکام احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتے ہیں لہٰذا اس مناسبت سے عقیقہ کے بارے میں ایک مستقل باب قائم کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

لفظ عقیقہ کی لغوی تحقیق

عقیقہ کا لفظ عقّ سے ماخوذ ہے۔ عَقّ کے دو معنی ہیں۔ (۱) ماں باپ کی نافرمانی، چنانچہ کہا جاتا ہے فلاں شخص نے اپنے بیٹے کو عاق کر دیا یعنی نافرمان قرار دے دیا۔ (۲) عقیقہ کرنا[۱] ان دونوں لغوی معانی کا تذکرہ اس لئے کیا کہ نسائی اور ابوداوٗد نے ایک

(۱) مصباح اللغات، کراچی، سعید کمپنی

حدیث نقل کی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے دونوں معنوں کا استعمال فرمایا۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال سئل رسول الله ﷺ عن العقیقة فقال لا یحب الله العقوق کانه کره الاسم و قال من وُلدله ولد فاحب ان ینسک عنه فلینسک عن الغلام شاتین وعن الجاریة شاة(۲)۔

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں فرماتے (راوی کا تاثر یہ ہے کہ گویا رسول اللہ ﷺ اس اسم کو برا سمجھتے تھے) پھر فرمایا، جس شخص کے ہاں

(۲) رواہ ابوداؤد ونسائی، ولی الدین، محمد، مشکوۃ المصابیح، از دہلی، اصح المطابع ص ۳۶۷۔

بچہ پیدا ہوتو بہتر ہے کہ اس کی طرف سے جانور ذبح کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

''فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم'' (الی آخر الحدیث)(۳)

''مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے ان میں سے ایک ''جوامع الکلم'' ہے (یعنی مختصر اور جامع الفاظ کے ذریعہ آسان سی بات کہہ کر بہت سے معانی کو بیان کر دینا)''

چنانچہ جب سائل نے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے بارے میں جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس سے ملتے جلتے لفظ عقوق کا مسئلہ بھی حل فرما دیا، اور سائل کو سمجھا دیا کہ عقیقہ تو اچھی چیز ہے، جب بچہ پیدا ہو تو اس کی طرف سے جانور ذبح کر دیا کرو۔ لیکن عقوق یعنی والدین کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

---

(۳) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ولی الدین، محمد، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۱۲۔

عقیقہ کی وجہ تسمیہ

علامہ اصمعی فرماتے ہیں کہ ''لفظ عقیقہ لغت میں نوزائیدہ بچہ کے ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں، چونکہ پیدائش کے بعد جب بچہ کے بالوں کو مونڈا جاتا ہے اسی وقت جانور بھی ذبح کیا جاتا ہے، اس لئے عرف عام میں اس جانور کے ذبح کرنے کو عقیقہ کہا جانے لگا''(۴)۔

عقیقہ اسلامی اصطلاح میں

اسلامی اصطلاح میں عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے(۵)۔

عقیقہ کی تاریخ، سابقہ حیثیت اور سابقہ طریقہء کار

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں عقیقہ اور اس کے طریقہ کے

(۴) اصمعی، شرح المہذب ج ۸ ص ۴۲۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد مولانا، اعلاء السنن، کراچی، ۱۳۸۶ھ، ج ۱۷ ص ۹۹۔

(۵) ملا علی قاری، مرقات شرح المشکوٰۃ، ملتان امدادیہ ۱۹۶۹، ج ۸ ص ۱۵۴۔

بارے میں مختلف احادیث نبویہ سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یہاں صرف دو معتبر احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن سے مطلوبہ وضاحت حاصل ہوسکتی ہے۔

(۱) "عن بريدة رضى الله عنه قال كنا فى الجاهلية اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاة و بطخ راسه بدمها فلما جاء الاسلام كنا نذبح الشاة يوم السابع و نحلق راسه و نلطخه بزعفران" (۶)

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "زمانہء جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا، اس کا خون بچہ کے سر پر لگاتا، پھر جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کیا کرتے، بچہ کا سر مونڈتے اور سر پر زعفران ملتے"۔

(۲) "عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال

(۶) رواہ ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳، عثمانی، ظفر احمد، کتب مذکور، ج ۱۷ ص ۹۹۔

رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان الیهود تعق عن الغلام کبشا ولا تعق عن الجاریة او تذبح فعقوا اوا ذبحوا عن الغلام کبشین و عن الجاریة کبشا(۷).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک مینڈھا ذبح کرتے ہیں اور لڑکی کی پیدائش پر کچھ ذبح نہیں کرتے، پس تم لڑکا پیدا ہونے پر دو مینڈھے اور لڑکی ہونے پر ایک مینڈھا ذبح کرو''۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ قبل از اسلام یہود کے ہاں عقیقہ جیسی رسم پائی جاتی تھی، لیکن یہود کے ہاں جہاں اور دوسرے معاملات میں ذہنی پستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہاں بچوں کی پیدائش پر بھی اس ذہنیت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں اگر لڑکا پیدا ہوتا تو ایک جانور ذبح کرتے اور اگر لڑکی پیدا ہوتی تو اس

(۷) بزار و مجمع ج ۸ ص ۵۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۱۷ ص ۱۰۱۔

کی پیدائش کو برا سمجھتے ہوئے کوئی جانور ذبح نہ کرتے، لیکن اسلام نے ہر مرحلہ میں یہودیت کی مخالفت کرتے ہوئے انسانیت کو ذہنی پسماندگی سے نکالا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک جانور ذبح کرتے تھے، تم دو جانور ذبح کرو اور یہود لڑکی کی پیدائش پر غمگین ہو کر بالکل ذبح نہیں کرتے تھے تم (خوش ہو کر) ایک جانور ذبح کر دیا کرو''۔

اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلانہ رسومات کی اصلاح فرما دی کہ زمانہء جاہلیت میں جانور کا خون بچہ کے سر پر لگایا جاتا تھا اب زعفران لگاتے ہیں۔

اسلام میں عقیقہ کی حیثیت اور ثبوت شرعی

عقیقہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے معتبر احادیث ذکر کی گئیں، ان کے علاوہ اور بہت سی مستند احادیث عقیقہ کے بارے میں موجود ہیں۔ یہاں چند ایک قولی و فعلی احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کی حیثیت اسلام میں سنت غیر مؤکدہ اور مستحب کی ہے۔

(۱) "عن سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دمًا واميطوا عنہ الاذیٰ" (۸)

"حضرت سلمان بن عامر الضبیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جسے بچہ عطا فرمائے تو وہ عقیقہ کرے) لہٰذا بچہ کی طرف سے قربانی کرو اور اس سے تکلیف کو دور کرو"۔

(۲) "عن ام کرز قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکراناً کن ام اناثا" (۹)

(۸) محمد ابن اسمٰعیل، صحیح البخاری، دہلی، اصح المطابع، ۱۹۳۸، ج ۲ ص ۸۲۲۔

(۹) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کراچی، سعید کمپنی، سنن، ج ۲ ص ۱۶۷۔

''ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ عقیقہ کے جانور نر ہو یا مادہ''۔

(۳)''عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من احب ان ینسک عن ولده فلینسک عنه عن الغلام شاتین و عن الجاریة شاة''(۱۰)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (یہ عمرو بن شعیب کے دادا ہیں) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا پسند کرے تو لڑکے کی طرف سے دو

(۱۰) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷۔

بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کرے''۔

(۴) عن الحسن عن سمره بن جندب ان رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم قال کل غلام رهینة بعقیقته یذبح عنه یوم السابع و یسمٰی و یحلق راسهٗ''(۱۱)

''حضرت حسن بصریؒ نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے جانور کے عوض رہن ہوتا ہے جو ساتویں دن اس کی طرف سے قربان کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا دیا جائے اور بچہ کا نام رکھ دیا جائے''۔

یہ احادیث قولی تھیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تھے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک یعنی فعلی احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(۱۱) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کراچی، سعید کمپنی، ۱۹۸۲، ج ۱ ص ۲۷۸

(۱) "عن ابن عباسؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین بکبشین کبشین" (۱۲)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسوں) حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا عقیقہ کیا اور دو دو مینڈھے ذبح کئے"

(۲) "عن علی ابن ابی طالب قال عق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الحسن بشاۃ و قال یا فاطمۃ احلقی راسہ و تصدقی بزنۃ شعرہٖ فضۃ فوزنتہ فکان وزنہ درھما او بعض درھم" (۱۳)

"حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حسنؓ کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۱۲) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷۔

(۱۳) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، کتاب مذکور، ج ۱ ص ۲۷۸۔

وسلم نے ایک بکری سے کیا اور (اپنی صاحبزادی حضرت) فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اس کا سر صاف کر دو اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر دو ہم نے وزن کیا تو وہ ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے"۔

عقیقہ کا مقصد

(الف) عقیقہ کا اثر بچہ کی ذات پر

مشکوٰۃ کے باب العقیقہ میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا حقیقی مقصد کیا ہے۔

عن الحسن بن سمرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته

(الى آخر الحديث) (۱۴)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے فرمایا "لڑکا عقیقہ کے بدلہ رہن ہے"۔

(۱۴) احمد، مسند، ترمذی، بحوالہ ولی الدین محمد، م ر، ص ۳۶۲۔

بچہ کے رہن ہونے کی تشریح کرتے ہوئے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔

قولہ مرتھن والمعنیٰ انہ کالشئي المرھون لایتم الانتفاع بہٖ والاستمتاع بہٖ دون فکہٖ والنعم انما یتم علی المنعم علیہ بقیامہٖ بالشکر ووظیفۃ الشکر فی ھذہٖ النعم ماسنہ نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو ان یعق عن المولود شکر اللّٰہ تعالیٰ و طلبا لسلامۃ المولود و یحتمل انہ اراد بذالک ان سلامۃ المولود و نشوہٖ علی النعت المحبوب رھینۃ بالعقیقۃ وھذا ھو المعنی"(۱۵)

"یعنی بچہ کے رہن ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے رہن رکھی ہوئی چیز سے مکمل طور پر نفع نہیں اٹھایا جا سکتا تا آنکہ اسے چھڑا نہ لیا جائے، اسی طرح

(۱۵) ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ملتان امدادیہ، ۱۹۷۰ء ج ۸ ص ۱۵۷۔

جسے نعمت عطاء کی گئی ہے اس پر وہ نعمت پوری نہیں ہوتی تا آنکہ وہ اس کا شکر ادا نہ کرے۔ اور اولاد کے ملنے پر شکر کا انداز وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تا کہ اس عقیقہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا ہو جائے اور بچہ کی سلامتی کی دعاء بھی ہو جائے۔ اور رہن ہونے سے یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ بچہ کی سلامتی اور اس کی نشوونما اللہ کے محبوب کے طریقہ پر جب ہی ہوسکتی ہے جب کہ اس کا عقیقہ کیا جائے"۔

(ب) احادیث نبویہ کی روشنی میں عقیقہ کا فلسفہ اور اس کی روح

احادیث نبویہ کے ذریعے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو عقیقہ کی روح اور فلسفہ کے طور پر چار امور ملتے ہیں۔

اول: عقیقہ کا فلسفہ مخالفت یہود ہے۔ یہود کے ہاں بھی عقیقہ جیسی رسم تھی، لیکن اسلام نے اسے رسم کی بجائے ایک عبادت کا درجہ دیا۔

نیز یہود لڑکی کی پیدائش پر خوش نہ ہونے کی وجہ سے جانور بھی ذبح نہ کرتے تھے، اسلام نے اس ذہنی کمتری کو مٹاتے ہوئے لڑکے اور لڑکی دونوں کی پیدائش پر عقیقہ کرنے کی ترغیب دی۔

دوم: عقیقہ کرنے سے بچہ سے بلائیں، آفات اور تکالیف دور ہو جاتی ہیں جیسا کہ علماء اور محدثین کی عبارات سے معلوم ہوا۔

سوم: عقیقہ کا فلسفہ شکر انعام الٰہی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔

چہارم: عقیقہ کا فلسفہ، جان نثاری کے جذبہ کا اظہار ہے کہ اے اللہ: جس طرح ہم عقیقہ کے طور پر جانور ذبح کر کے ایک جان تیری بارگاہ میں پیش کر رہے ہیں اس طرح تیرے حکم کے تحت ہم ہر اس چیز کو تجھ پر نثار کر دیں گے جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہوگی، چاہے وہ ہماری جان ہی کیوں نہ ہو۔

عقیقہ میں جانور ہی کیوں مقرر ہے؟

بسا اوقات بعض لوگوں کے دلوں میں یہ بات ہے کھٹکتی ہے کہ جانور اللہ کی مخلوق ہیں ان پر رحم کرنا چاہیے، ان جانوروں کو ذبح کرنا رحمی ہے، واقعی رحم کا جذبہ تو اچھی چیز ہے، لیکن اس قسم کا جذبہ رحم بے جا ہے اور نفس پرستی کے سوا کچھ نہیں۔

اگر ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں جن میں حیوانات کے حقوق بتلائے گئے ہیں تو اسلام کی حقانیت کا احساس ہوتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بلی کی وجہ سے ایک عورت عذاب میں مبتلا ہوگئی اور اس کی تفصیل یہ بیان فرمائی کہ اس عورت نے اپنے گھر میں بلی کو بند کردیا، اس کے کھانے پینے کا خیال نہ رکھا، یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرگئی۔ اس وجہ سے اس عورت کو عذاب ہوا۔ اور حیوانات کے حقوق کا دوسرا رخ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا جو کنویں کے پاس زبان لٹکائے ہوئے پیاس کی وجہ سے

بدحال تھا، اس عورت نے اپنا چمڑے کا موزہ اتار کر اُسے دوپٹہ سے باندھا اور اس کے ذریعہ پانی نکال کر پیاسے کتے کو پلایا تو اس عورت کی مغفرت ہوگئی۔

ان روایات سے ان حقوق کا اندازہ ہوتا ہے جو اسلام کے اندر حیوانات کے لئے ہیں اور اسی سے جذب رحم کا اندازہ بھی ہوتا ہے، لیکن جب خدائے برتر ہمیں اس جذبہ رحم کو بھی نثار کرنے کا حکم فرمائیں تو پھر جذبہ رحم کو قربان کرنا بھی عبادت بن جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا، جذبہ رحم وہاں بھی موجود تھا لیکن جذبہ اطاعت زیادہ تھا، اس لئے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ حضور ﷺ کو حکم ہوا۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ''آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور جانور ذبح کریں'' یہاں بھی جذبہ رحم مکمل موجود تھا لیکن حکم الٰہی کے بعد جذبات بھی قربان کرنے پڑتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک بات اور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خدائے برتر نے ہمارے لئے اس دنیا کو نعمتوں سے بھر دیا، اور اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ تمام نعمتیں انسان کے لئے پیدا کی گئی ہیں، ان نعمتوں میں سے جانور بھی ہیں جنہیں انسان کے لئے پیدا کیا

گیا۔ یہ دور اگر چہ مشینی دور ہے لیکن زندہ رہنے کے لئے جانوروں پر ہمارا انحصار قدیم زمانوں کی طرح اب بھی ہے۔ ہماری خوراک کا بڑا حصہ چرند، پرند اور تمام آبی جانوروں سے حاصل ہوتا ہے۔ پاؤں کی حفاظت کے لئے جوتے مختلف قسم کے ملبوسات ہم انھی جانوروں کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، دوائیوں میں استعمال کرنے کے لئے کئی قسم کی قیمتی اشیاء جانوروں سے حاصل کی جاتی ہیں، بار برداری اور سواری کے لئے دنیا کی دو تہائی آبادی آج بھی انہی جانوروں کی محتاج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا کہ جانور بھی ہمارے ان نعمتوں میں ایک نعمت ہے۔ اس نعمت کو اسلامی احکام کے تحت استعمال کرینگے تو یہ نعمت کا استعمال عبادت بن جائے گا۔ اور اگر ہم ان نعمتوں کو بوقت ضرورت استعمال نہ کریں تو اللہ کی دی ہوئی نعمت کی ناشکری ہوگی۔ لہٰذا خدا کے حکم کے تحت اس کی نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے اگر عقیقہ اور قربانی جیسی عبادتوں میں جانور کو ذبح کیا جائے اور ان کا گوشت کھایا جائے تو یہ نعمت کا استعمال ہوگااور عملاً خدا کا شکرا ادا ہوگا۔ جب کہ بے رحمی کا تصور اور جانوروں کے ضیاع کا تصور محض ذہنی سلطنت کا اظہار کرتا ہے۔

﴿مسائل عقیقہ﴾

عقیقہ کرنے کا اسلامی طریقہ

عقیقہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کے پیدائش کے ساتویں دن بچہ کے بال منڈوائے جائیں۔ ان منڈے ہوئے بالوں کے برابر چاندی یا سونا خیرات کر دیا جائے اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے اور پسند ہو تو زعفران لگایا جائے۔ سر منڈانے کے بعد جانور کو ذبح کیجئے۔ (۱۶)

دن کا تعین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ولیکن ذاک یوم السابع فان لم یکن ففی اربعة عشر فان لم یکن ففی احدیٰ و عشرین (هذا الحدیث صحیح الاسناد)(۱۷)

(۱۶) شامی، محمد امین، ابن العابدین، ردالمحتار ج ۵ ص ۳۲۰، مطبوعہ کتاب مذکور

(۱۷) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۱۷ ص ۹۴۔

''اس روایت کے مطابق ساتویں دن کا خیال رکھنا زیادہ پسندیدہ عمل ہے چنانچہ فرمایا کہ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن کریں اگرچہ یہ بھی نہ ہو سکے تو اکیسویں دن کرلیا جائے''۔

اگر کافی عرصہ گزر جائے تو ساتویں روز کا خیال رکھنا کافی دشوار عمل ہے چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اس کا آسان طریقہ یہ بیان فرمایا کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دیا جائے مثلاً اگر یوم پیدائش جمعہ ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دیا جائے۔اس طرح جب بھی عقیقہ کیا جائے وہ حساب سے ساتواں دن ہی ہوگا(۱۸)۔

عقیقہ کے گوشت کے مسائل

عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر، یا باقاعدہ دعوت کریں ہر طرح جائز ہے(۱۹)۔

---

(۱۸) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بہشتی زیور، کراچی، سعید سنز، ۱۳۷۰ھ، ج ۳ ص ۲۵۷

(۱۹) شامی، ردالمحتار، ج ۵، ص ۳۲۸

عقیقہ کا گوشت تمام رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں اور سب کے لئے کھانا بلا استثناء جائز ہے (۲۰)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

"تقطع جدولا ولا یکسرلھا عظم" (۲۱)

جدولاً لغت میں عضو کو کہتے ہیں (۲۲)۔ لہٰذا جب حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ عقیقہ کے گوشت کو اعضاء کے اعتبار سے کاٹا جائے اور ہڈیوں کو نہ توڑا جائے، ایسا کرنا مستحب ہے اور ہڈیوں کو توڑنا خلاف اولیٰ ہے لیکن اس عمل کو ضروری نہ سمجھنا چاہئے (۲۳)۔

ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعث من عقیقة الحسن و الحسین الی القابلة برجلھا (۲۴).

---

(۲۰) دہلوی، محمد اسحاق مولانا، احکام العقیقہ، فی تکملة مالا بدمنہ، بحوالہ بہشتی زیور، ج ۳، ص ۲۵۷

(۲۱) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۹۴

(۲۲) شرح المہذب ج ۹۰ ص ۴۲۹ بحوالہ تھانوی، اشرف علی، بہشتی زیور ج ۳ ص ۲۵۷

(۲۳) شامی، ردالمحتار، ج ۵ ص ۳۲۸ بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷ ص ۱۰۰

(۲۴) المحلی، ج ۷، ص ۵۲۹ بحوالہ، عثمانی، ظفر احمد، م ر ج ۱۷، ص ۱۰۰

اس روایت سے اس بات کا استحباب معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کے گوشت سے رات ''دایہ'' کو بھجوانی چاہیئے۔ لیکن اس عمل کو لازمی نہیں سمجھنا چاہئے اگر ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

عقیقہ کے دیگر مسائل

(۱) عقیقہ کے روز یعنی ساتویں دن بچہ کا نام بھی رکھ دینا مناسب ہے[۲۵]۔

(۲) جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ بھی جائز ہے[۲۶]۔

(۳) لڑکے کی طرف سے دو جانور یا گائے اونٹ کے دو حصے اور اگر لڑکی ہو تو ایک جانور یا ایک حصہ اونٹ، گائے کا عقیقہ کرنا چاہئے لیکن اگر لڑکے کی طرف سے ایک جانور بھی ذبح کر دیا تو عقیقہ ادا ہو جائے گا[۲۷]۔

---

(۲۵) رواہ سمرۃ، ولی الدین، محمد بن عبداللہ، م ر، ص ۳۶۲

(۲۶) شامی، ردالمحتار، ج ۵، ص ۳۲۰

(۲۷) عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۱

(۴) امام بغوی فرماتے ہیں کہ روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنا مستحب ہے(۲۸)۔

(۵) امام کرز کی مرفوع روایت ہے کہ لڑکے یا لڑکی کے بارے میں نر یا مادہ جانور کی تخصیص ضروری نہیں (۲۹)۔

﴿عقیقہ کے بارے میں رسومات﴾

موجودہ رسومات

(۱) مشہور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر اُسترا رکھا جائے اور حجام سر مونڈنا شروع کرے اسی وقت جانور ذبح ہو یہ غلط ہے شریعت میں کوئی ایسی پابندی ثابت نہیں۔

(۲) عقیقہ کے بعد جانور کا سر حجام کو دینا ضروری سمجھتے ہیں یہ شریعت سے ثابت نہیں۔

(۳) جیسا کہ عقیقہ کے مسائل سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کے جانور کا

(۲۸) شرح المہذب، ج ۹، ص ۵۱۵، بحوالہ، عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۴

(۲۹) ترمذی، کتاب مذکور، ج ۱ ص ۲۷۸

گوشت اعضاء کے جوڑوں سے کاٹنا چاہیے ہڈیاں نہ توڑنا مستحب ہے لیکن بعض لوگ ہڈیوں کے توڑنے کو گناہ سمجھتے ہیں بے اصل باتیں ہیں۔

(۴) بعض مسلمان اس بات کو ضروری سمجھتے ہیں کہ لڑکے کیلئے نر جانور اور لڑکی کے لئے مادہ جانور ہونا چاہیئے۔ حدیث میں صراحۃً اس پابندی کو ختم فرما دیا(۳۰)۔

(۵) عقیقہ کے لئے خاص طور سے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے پھر ہر آنے والے کو بچہ اور اس کے والدین کے لئے تحائف لانا ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

رسومات کے نقصانات اور ان کی ممانعت

آج کے دور میں عام طور پر عقیقہ کرنے کے لئے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے، اعزاء کی فہرست تیار کی جاتی ہے، دعوت نامے چھپوائے جاتے ہیں، گھروں کو قمقمے لگا کر بقعہ نور بنایا جاتا ہے، شامیانے اور کراکری کا انتظام ہوتا ہے۔ آنے والے ہر مہمان کے

(۳۰) ملا علی قاری، کتاب مذکور، ج ۸ ص ۱۸۶

لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ وہ بچہ اور اس کے والدین کے لئے تحائف لے کر آئیں اس طرح عقیقہ ادا ہوتا ہے۔ ان حالات میں عقیقہ عبادت کے بجائے رسم کی صورت اختیار کر گیا ہے اور عقیقہ کی روح اور اس کا فلسفہ اس طریقہ کار میں نہ رہا، جب کہ شریعت اسلامیہ نے آسان ترین طریقہ کی تعلیم دی ہے۔ اس قسم کی رسومات کا نقصان یہ ہوتا ہے جس کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

"ان الدّین یُسر ولن یشاء الدین احد الاغلبه"(۳۱)

"بیشک دین آسان ہے اور جو دین میں سختی کرے گا دین اس پر غالب آ جائے گا"۔

یعنی دین کا کام مشکل محسوس ہوگا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ میں انسان کی پیدا کردہ رسومات سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ عمل انسان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

(۳۱) (الف) بخاری، محمد بن اسمٰعیل، کتاب مذکور، ج ۱، ص ۱۰ (ب) عثمانی، شبیر احمد، مولانا فضل الباری، شرح البخاری، کراچی، ادارہ علوم شرعیہ ۱۹۷۳، ج ۱ ص ۴۵۶

عقیقہ ایک آسان ترین عبادت ہے، اس کا طریقہ آسان ہے لیکن اس کے اندر طرح طرح کی رسومات ایجاد کر کے قسم قسم کی پابندیاں پیدا کر کے اسے مشکل ترین بنادیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ہمیں اولاد کی طرف سے عقیقہ کرنے میں اس روح اور مقصد کا احساس نہیں ہوتا جو اس کے اندر موجود تھا۔

خدائے برتر ہمیں دین اسلام کو سمجھنے اور جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے تعلیم دی اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ